خطبہ جمعہ

بعنوان

شعبدہ بازی، جادوگری اور کرامات

سلسلة منبر الحکمة

401

بتاریخ: 23 ماہِ فروری 2024ء

بمطابق: ١٢ شعبان ، ١٤٤٥ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

E785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک، لاہور، پاکستان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

① ......شعبدہ بازی اور جادو (سحر) کا مفہوم

② ......الہام کا صحیح مفہوم

③ ......معجزہ اور جادو میں فرق

④ ......کشف وکرامت کے متعلق معتدل نظریہ

⑤ ......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامات

⑥ ......قادیانیت کی اصلیت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❁ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِيْنُ ❁ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ﴾ [الشعراء:222]

﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوحُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ﴾ [الانعام:112]

﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ [البقرة:268]

﴿هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

تمہید

ہمارے معاشرے میں جعلی پیروں، نام نہاد بابوں، قبر پرستی اور بدعات وخرافات کی وجہ سے دین اسلام کا شعبۂ تزکیہ وتصوف دھندلا چکا ہے، کیوں کہ جو چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے، اس کی نقل بھی اتنی ہی زیادہ بنتی اور بکتی ہے۔ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ تزکیہ نفس کے لیے نیت اور عمل میں اخلاص پیدا کیا جائے۔ عام لوگوں کو کتاب وسنت کی صحیح تعلیم سے آگاہی کے ساتھ تزکیہ وتربیت سے جوڑا جائے، تاکہ ہر ایک شخص میں خود عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

اصل کرامت یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات پر استقامت، دین کی پابندی، اللہ ورسول سے محبت، دین کی غیرت اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مستجابۃ الدعوہ ہونے کے اعمال صالحہ اختیار کیے جائیں۔اسی کے متعلق شیخ الاسلام امام بن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَعْظَمُ الْكَرَامَةِ لُزُومُ الاسْتِقَامَةِ

''سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ دین پر استقامت اور دوام اختیار کیا جائے۔''

مدارج السالکین: 2/160

......انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات عطائے ربانی تھے:

یہ حقیقت ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی کرامات میں ان کا ذاتی کچھ عمل دخل نہیں ہوتا، بلکہ یہ سب فضل ربی اور عطا ربانی ہے۔

جیسے سیدنا سلیمان علیہ السلام کے قصے میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ﴾

''پھر ہم نے ہوا کو اس کے تابع کر دیا کہ وہ اس کے حکم سے بڑی نرمی سے چلتی تھی جہاں اسے پہنچنا ہوتا۔''

﴿وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ﴾

''اور شیطانوں کو جو سب معمار اور غوطہ زن تھے۔''

﴿وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ﴾

''اور دوسروں کو جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔''

﴿هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

''یہ ہماری بخشش ہے پس احسان کر یا اپنے پاس رکھ کوئی حساب نہیں۔''

شعبدہ بازی اور جادو (سحر) کا مفہوم

شعبدہ بازی، کرتب، ہاتھ کی صفائی ایک طرح کی فنکاری ہوتی ہے، جس میں لوگوں کے لیے حیرانی اور خوش طبعی کا سامان ہوتا ہے۔اس میں اسلام یا کتاب وسنت کا نام نہیں ہوتا، جیسے کوئی کرتب کر کے دکھائے، خود ہاتھ کی صفائی سے عمل کرے۔اس پر شرعی طور پر کوئی حکم نہیں لگے گا، اصل مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب لوگ دین کا نام لے کر کفر کرتے، جادوگری (Blackmagic) کا عمل کرتے ہیں، جس سے ایمان بگڑتا اور عقائد ونظریات مشرکانہ بنتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سحر کا اطلاق کئی معانی پر ہوتا ہے۔

1......دھوکہ اور تخیلات:

اس کی کوئی اصل وحقیقت نہیں ہوتی۔جیسے شعبدہ باز لوگوں کی نگاہوں سے بچا کر ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چنانچہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مقابلہ کے واقعہ کے ضمن میں ارشاد باری ہے:

﴿سَحَرُوٓا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَ اسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ﴾ [الأعراف:116]

''جادوگروں نے لوگوں کی نگاہوں کو دھوکہ دیا اور انہیں ہیبت زدہ کر دیا۔''

اس آیت کریمہ سے یہی مراد ہے۔

2......شیطانوں سے تقرب پیدا کر کے ان کی مدد حاصل کرنا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰى مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيۡنُ ۞ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ﴾ [الشعراء:222]

''میں تم کو بتاؤں کس پر شیطان اترتے ہیں۔ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔''

شعبدہ بازی کا دارومدار ہاتھ کی صفائی پر ہوتا ہے کہ ایک چیز کو جلدی سے چھپا کر دوسری چیز دکھائی جاتی یا اسی چیز کو صورت بدل کر پیش کر دیتے ہیں۔ اس قسم کی شعبدہ بازی عام ہے اور اسے جادو نہیں کہا جاتا۔ کیوں کہ اس میں شیطانوں کی مدد، حرام کاموں کا ارتکاب اور کفریہ کلمات وغیرہ کا عمل دخل نہیں ہوتا ہے۔

الہام کا صحیح مفہوم

یہ بات یاد رہے کہ الہام سے مراد اللہ عزوجل کی طرف سے اپنے کسی بندے کے دل میں کوئی بات ڈال دینا ہے۔ شیطان بھی انسان کے دل میں کوئی بات ڈال دیتا ہے لیکن اسے اصطلاح میں الہام نہیں کہتے۔ اگرچہ قرآن مجید نے اس کے لیے وحی کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن یہاں وحی لغوی معنی میں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ﴾ [الانعام:112]

''یقیناً شیاطین اپنے اولیاء کو وحی کرتے رہتے ہیں۔''

اولیاء بھی دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک اولیاء الرحمن اور دوسرے اولیاء الشیطان۔ رحمان کے ولی کو اللہ عزوجل کی طرف سے الہام ہوتا ہے جب کہ شیطان کے اولیاء کو شیطانوں کی طرف سے ہی القاء ہوتا ہے۔

انسان پر فرشتے کا اثر بھی ہوتا ہے اور شیطان کا اثر بھی۔ اس کے لیے حدیث میں لمة کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ تو حدیث میں ہی ہے کہ شیطان کا اثر یہ ہے کہ وہ انسان کے دل میں حق بات کو جھٹلانے کا خیال پیدا کرے اور فرشتے کا اثر یہ ہے کہ وہ انسان کو حق بات قبول کرنے پر ابھارے۔

جامع الترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الأُخْرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))

''آدمی پر شیطان کا اثر (وسوسہ) ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی اثر (الہام) ہوتا ہے۔ شیطان کا اثر یہ ہے کہ انسان سے برائی کا وعدہ کرتا ہے، اور حق کو جھٹلاتا ہے۔ اور فرشتے کا اثر یہ ہے کہ وہ خیر کا وعدہ کرتا ہے، اور حق کی تصدیق کرتا ہے۔ تو جو شخص یہ پائے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ اور جو دوسرا اثر پائے یعنی شیطان کا تو شیطان سے اللہ کی پناہ حاصل کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ [البقرة:268]

''شیطان تمہیں فقیری سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔''

[حسن] سنن الترمذی:2988

یہ ممکن ہے کہ اللہ عزوجل کسی کے دل میں کوئی علمی نکتہ یا خیر کی بات ڈال دیں اور یہ بات یا ایسے الہام کا ہونا۔ کتاب وسنت کی بہت سی نصوص سے ثابت ہے۔ اور سچے خواب یا مبشرات کا درجہ، الہام سے بڑھ کر ہے کہ خواب کو نبوت کا جزو کہا گیا ہے جبکہ الہام کے بارے ایسی کوئی بات دین سے ثابت نہیں ہے۔

معجزہ اور جادو میں فرق

معجزہ اور جادو میں فرق کو اہل علم نے مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے، جسے مختصر بیان کیا جاتا ہے:

معجزہ اور کرامت کے درمیان کئی اعتبار سے فرق ہیں، مثلاً:

1......معجزہ کا انکار انسان کو کافر بنا دیتا ہے، جب کہ کرامت کے انکار سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

2......نبی یا رسول کے لیے معجزہ کو ظاہر کرنا فرض ہوتا ہے جب کہ کرامت کو چھپانا لازم ہوتا ہے۔ کیوں کہ نبی یا رسول امت کے لیے معلم ومربی ہوتا ہے، جس سے ریاکاری یا شرک اندیشہ ممکن نہیں، لیکن ولی یا کسی بھی اہل ایمان کا اپنی کرامت کو ظاہر کرنے سے ریاکاری یا شہرت کا خطرہ ہوتا ہے، جو اعمال صالحہ کے لیے مہلک ہے۔

3......معجزہ کا اثر حقیقی اور ظاہری شکل وصورت کی تبدیلی سے ہوتا ہے جب کہ جادو صرف آنکھوں کا فریب، دھوکہ اور خیالات فاسدہ ڈالے جانے کا نام ہے، جس سے کسی چیز کی اصلی حالت نہیں بدلتی۔

کشف وکرامت کے متعلق معتدل نظریہ

معجزات کا ظہور انبیاء کرام سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ سے حالات اور ضرورت کے مطابق مختلف معجزات ظاہر فرماتا ہے، جس میں نبی ورسول کا اپنا ارادہ شامل نہیں ہوتا۔ جب کہ کرامت کا ظہور غیر نبی یعنی اہل ایمان میں سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کسی سے بھی ہوسکتا ہے۔ کرامت کے صدور میں بھی ولی، مومن یا کسی اہل ایمان کا اپنا ارادہ اور مرضی شامل نہیں ہوتی، بلکہ جب اور جیسے اللہ تعالیٰ چاہیں، کرامت کو ظاہر فرما دیتے ہیں۔

معجزہ ہو یا کرامت دونوں کا تعلق خرق عادت امور کے واقع ہونے سے ہوتا، دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ معجزہ نبی یا رسول سے ظاہر ہوتا، جب کہ کرامت کسی بھی اہل ایمان سے صادر ہوسکتے ہیں۔

کشف و کرامت کے سلسلے میں یاد رہے کہ کرامت چوں کہ ولی کا ذاتی فعل نہیں ہوتا بلکہ مشیت الٰہی پہ موقوف ہوتا ہے، اس لیے اولیاء سے استغاثہ اور مدد طلب کرنا درست نہیں کہ انھیں مشکل کے حل میں پکارا جائے؛ اور نہ ہی وہ علم غیب جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلف میں کسی سے ثابت نہیں کہ انھوں نے دوران جنگ کسی نبی یا ولی سے مدد مانگی ہو۔

اسی طرح دیکھیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم نہ تھا کہ دورانِ نماز ان پر ابولؤلو فیروز مجوسی حملہ آور ہوگا، ورنہ وہ اس کا پہلے سے ہی سد باب کر لیتے۔ لہٰذا خلاصہ کلام یہ ہے کہ کشف و کرامت برحق ہے مگر اولیائے کرام سے استغاثہ و استعانت کرنا منع ہے۔ اس بات کے واضح ہوجانے کے بعد یہ حقیقت جان لینی چاہیے کہ اولیا سے مدد طلب نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کو کرامتوں کا منکر اور اولیا کا گستاخ کہا جائے، نہ ہی سرے سے کرامت کا انکار کرنا درست ہے۔ یہ دونو افراط وتفریط کے رویے ہیں۔

......شیخ الامام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کرامت:

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے مدارج السالکین میں اپنے استاد شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کرامات بیان کیں ہیں اور انھیں فراست کے باب میں بیان کیا ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے رفقاء کو بتا دیا تھا کہ سن 699ھ میں تاتاری شام میں داخل ہو جائیں گے، مسلمان کا لشکر اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا، لیکن دمشق میں قتل عام اور بڑے پیمانے پر پکڑ دھکڑ اور غلام بنانے کا عمل نہیں ہوگا۔

سن 702ھ میں جب تاتاریوں نے دوبارہ شام کا قصد کیا تو شیخ الاسلام نے لوگوں اور امراء کو بتایا تاتاریوں پر تباہی اور ہزیمت مسلط ہوگی اور فتح و کامرانی مسلمانوں کے حصے میں آئے گی۔

یہ بات کہتے ہوئے شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے ستر سے زائد مرتبہ قسم کھائی۔ یقین کے ساتھ یہ کہتے ہوئے فرمایا:

یہ بات اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ پر لکھ دی ہے کہ اس مرتبہ تاتاریوں کو ہزیمت اٹھانی پڑے گی اور فتح مسلمانوں کے قدم چومے گی۔''

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تاتاریوں کو سخت ہزیمت ومغلوبیت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

امام موصوف نے بطور دلیل قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿ذٰلِكَ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ﴾ [الحج:60]

''یہ اور جو شخص اس کی مثل بدلہ لے جو اسے تکلیف دی گئی، پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ ضرور ہی اس کی مدد کرے گا، یقیناً اللہ ضرور نہایت درگزر کرنے والا، بے حد بخشنے والا ہے۔''

البداية والنهاية لابن كثير:14/ 15

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامات

کرامت کا اظہار کرنے والے شخص کی زندگی اور کردار کو دیکھا جائے گا،، وہ شریعت کا کتنا پابند اور اس کی زندگی میں اللہ ورسول سے کس قدر محبت ہے؟ دین کی غیرت اور معاملات کو دیکھا جائے گا۔ اگر یہ سب نہیں تو پھر بھلا وہ پانی پر چلے یا ہوا میں اڑے کوئی اعتبار نہیں، وہ فنکار، کرشمہ ساز، دھوکے باز اور مداری شخص ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے پہلے مخاطب، نبوی تربیت یافتہ، قرآن مجید کے پہلے مخاطب اور علم وعمل کے کوہ گراں تھے، کرامات کے سلسلے میں صحیح واقعات اور احادیث کی چند مثالیں درج کی جاتی ہے۔

......سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مستجابة الدعوه تھے:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عہد فاروقی میں کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے، اہل کوفہ نے سیدنا سعد کے متعلق سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شکایات کیں، پھر انھیں معزول کر کے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو نامزد کر دیا، پھر سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے چند لوگوں کے ہمراہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو کوفہ روانہ کیا، تاکہ لوگوں نے رائے معلوم کی جائے۔ ان لوگوں نے کوفہ میں تمام جگہ جا کر پوچھا سب نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق کلمہ کہا ہے، لیکن پھر وہ قبیلہ عبس کی مسجد میں گئے تو وہاں ایک شخص کھڑا ہوا جس کی کنیت ابوسعدہ تھی اور اسے اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا، وہ بولا:

جب تم نے ہمیں قسم دلائی ہے تو سنیں! سعد رضی اللہ عنہ جہاد میں لشکر کے ساتھ خود نہ جاتے تھے اور نہ ہی مال غنیمت میں برابر تقسیم کرتے تھے، نیز مقدمات میں انصاف سے کام نہ لیتے تھے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے تین بد دعائیں دیتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ

''اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے یا سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دے، اس کی فقیری بڑھا دے اور آفتوں میں پھنسا دے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد جب اس سے اس کا حال دریافت کیا جاتا تو وہ کہتا تھا:

شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ

”میں ایک آفت رسیدہ، دراز عمر بوڑھا ہوں۔ مجھے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔“

صحيح البخاری:755

......صحابہ کی لاٹھی کا روشن ہو جانا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے دو شخص اندھیری رات میں روانہ ہوئے:

وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا ، حَتَّى تَفَرَّقَا ، فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا

تو دیکھتے ہیں کہ ایک غیبی نور ان کے آگے آگے چل رہا ہے۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ وہ نور بھی تقسیم ہو گیا۔“

یہ دونوں صحابہ سیدنا اسید بن حضیر اور دوسرے سیدنا عباد بن بشر انصاری رضی اللہ عنہما تھے۔

صحيح البخاری:3805

......سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی چھڑی تلوار بن گئی:

سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے دن میری تلوار ٹوٹ گئی:

فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُـودًا ، فَإِذَا هُوَ سَيْفٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ ، وَقَاتَلْتُ بِهِ حَتَّى هَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ ، فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ

”تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک چھڑی عطا فرمائی، میں نے اسے ہاتھ میں لیا تو وہ سفید رنگت کی لمبی تلوار بن گئی، میں نے اس (معجزانہ) تلوار کے ساتھ جہاد کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔ یہ تلوار سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ کی وفات تک ان کے پاس موجود رہی۔“

خصائص الکبری للامام السیوطی ، ص: 347

......یاساریة الجبل کا واقعہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کرامت:

اولیائے کرام سے کرامات اور کشف کا ظہور ہونا برحق ہے اور تمام اہل سنت و جماعت اسے تسلیم کرتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دوران نماز یا ساریة الجبل فرمایا تھا۔ اے ساریہ! پہاڑ کے دامن میں ہو جاؤ۔

ساریہ ایک معرکے میں تھے تو ان کو وہاں یہ بات سنائی دی۔ ان کا لشکر واپس مدینہ آیا تو انھوں نے بتایا کہ ہمیں شکست ہونے ہی والی تھی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی اور ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی جانب کر لی۔

[حسن] دلائل النبوة للامام البیهقی:2655

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ان کی نسل میں سے ایک عادل حکم ران ہوگا۔ یہ پیش گوئی حضرت عمر بن عبدالعزیز کی صورت میں پوری ہوئی۔

......سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس قید میں بے موسم پھل آنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کا دستہ اہل مکہ کی جاسوسی کے لیے روانہ کیا، وہ کفار مکہ کی قید میں آ گئے، جن میں سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، مشرکین مکہ نے انھیں گرفتار کر لیا، دراصل بدر کے غزوہ میں سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث بن عامر کو واصل جہنم کیا تھا، آپ انھی کے پاس اسیر تھے، حارث کی بیٹی کرتی ہے:

جب قریش والوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر اتفاق کر لیا تو خبیب نے زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے اس سے استرا مانگا، تو میں نے انھیں استرا فراہم کر دیا۔ میری بے خبری میں میرا بیٹا سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے اسے پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا، جب کہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں اس قدر پریشان ہوئی کہ سیدنا خبیب نے میری گھبراہٹ کو میرے چہرے سے بھانپ لیا۔

انھوں نے کہا: تمھیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ (نہیں، نہیں) میں یہ اقدام ہرگز نہیں کروں گا۔ حارث کی بیٹی مزید بیان ہے:

وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللّٰهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا

''اللہ کی قسم! خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر میں نے کبھی کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے ایک دن دیکھا کہ خوشہ انگوران کے ساتھ میں ہے اور وہ مزے سے انہیں کھا رہے ہیں۔ حالاں کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں پھلوں کا موسم بھی نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی: بلا شبہ یہ تو اللہ کی طرف سے رزق تھا جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔''

صحیح البخاری:3045

قادیانیت کی اصلیت

1......یاد رہے کہ قادیانیوں کو وطن عزیز میں اپنے باطل نظریات، لٹریچر اور کتب کی نشر و اشاعت کرنے پر پابندی ہے۔

2......قادیانی اپنی عبادت کا نام مسجد، دکان یا کسی پروڈکٹ کا نام اسلامی نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی کھلے عام تبلیغ کی اجازت ہے۔ قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال اور اس کی توہین سے روکنے کے لیے 26 اپریل 1984ء کو حکومت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، جس کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنے مذہب کے لیے اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔

3......تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے، کو کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

4...... یہ یاد رہے کہ قادیانی کسی صورت اقلیت میں شمار میں نہیں ہوتے، کیوں کہ انھوں نے پاکستان کے آئین اور وجود کو ہی تسلیم نہیں کیا، پھر وہ یہاں اقلیت کیسے ہوئے اور ان کے حقوق کی بات کرنا بالکل بے معنی ہے۔ بلکہ یہ سیدھے ملک غدار اور اسلام دشمن ہیں جو یہود و نصاری اور اعدائے اسلام کے لیے بی ٹیم کا کام کرتے ہیں، پوری دنیا میں اسلام اور پاکستان کی مسخ شدہ تصویر پیش کرتے ہیں۔

ایسے حالات میں ہر سچے مسلمان کو عقیدہ ختم نبوت سمجھنے، جاننے اور ہر آواز بلند کرنی چاہیے، یہ ہمارا ایمانی حق ہے، جس کے لیے ہم ہرگز ملک میں انتشار نہیں چاہتے بلکہ غیر مسلم قادیانیت کے خلاف آواز بلند کرنا اپنا بنیادی اور ایمانی حق سمجھتے ہیں۔ اللہ کریم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فساد و فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)
03034125519
03014843312

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمن زاھد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com